یوحنا 2 باب - تبدیلی اور صفائی

الف: شادی کی ضیافت میں پانی کا مے میں تبدیل کیا جانا۔

1. (1-2 آیات) یسوع، اُسکی ماں اور اُس کے شاگرد ایک شادی کی ضیافت میں۔

پھر تیسرے دن قانایِ گلیل میں ایک شادی ہوئی اور یسوع کی ماں وہاں تھی۔ اور یسوع اور اُس کے شاگردوں کی بھی اُس شادی میں دعوت تھی۔

اَ. پھر تیسرے دن: یوحنا گزشتہ باب میں خاص دنوں میں جو واقعات ہوئے اُنہی سے آگے اِس کہانی کو جاری رکھتا ہے (یوحنا 1 باب 19-28 آیات)، دوسرے دن اُس نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا۔۔۔(یوحنا 1 باب 29-34 آیات)، دوسرے دن یسوع نے گلیل میں جانا چاہا۔۔۔ (یوحنا 1 باب 43-51 آیات) اور اب "پھر تیسرے دن"۔

i. "یہ تیسرا دن شاید اُس واقعے کے بعد سے گِنا جا رہا ہے جس میں نتن ایل کی بلاہٹ کا ذکر ملتا ہے، پس خیال کیا جاتا ہے اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اُس واقعے کے دو دن بعد۔" (بارکلے)

ب. یسوع اور اُس کے شاگردوں کی بھی اُس شادی میں دعوت تھی: یہ اُن بہت ساری کہانیوں میں سے ایک ہے جو یہ تاثر دیتی ہیں کہ یسوع کو ہمیشہ ہی اُن لوگوں میں خوش آمدید کیا جاتا تھا یا کیا جا سکتا ہے جو اپنی خوشیاں منا رہے ہوتے ہیں۔ یسوع نے کبھی کسی کے خوشی کے لمحات کو خراب نہیں کیا تھا، اور اُس دور کے یہودی سماج میں شادی کی تقریب خوشی کی تمام طرح کی دیگر تقریبات میں سے بہترین اور بڑی قرار دی جاتی تھی۔

i. ایک قدیم روایت بیان کرتی ہے کہ یہ اصل میں یوحنا انجیل نویس کی شادی تھی، اور جب اُس نے یسوع کا پانی کو مے میں تبدیل کرنے کا معجزہ دیکھا تو اُس نے شادی کی تقریب کے چبوترے پر ہی اپنی دلہن کو چھوڑ دیا اور یسوع کے پیچھے ہو لیا۔ ہو سکتا ہے کچھ لوگوں کے نزدیک یہ کہانی دلچسپ معلوم ہوتی ہو لیکن یہ قطعی طور پر خلافِ قیاس ہے اور تسلیم نہیں کی جا سکتی۔

ii. مورمن اِس بات کو مضحکہ خیز حد تک ایک دوسری انتہا کی طرف لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی اپنی شادی تھی۔ اور یہ بات واضح طور پر انجیل میں بیان کردہ متن اور دیگر اناجیل میں بیان کردہ یسوع کی زندگی کے تمام حقائق کے برعکس ہے۔

iii. یسوع کا اِس شادی کی تقریب میں مدعو کیا جانا اُس کی ذات کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے۔

- یسوع کا اِس شادی کی تقریب میں مدعو کیا جانا ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ یسوع کس قسم کی شخصیت تھا۔
- "یسوع کا اِس شادی کی تقریب میں مدعو کیا جانا اُس شادی میں اُس کی حضوری کے حوالے سے بہت کچھ کہتا ہے۔ یسوع اُس شادی کی تقریب میں آیا اور اُسے برکت دی، پس اِس سے ہم یہ بات جان پائے ہیں کہ ہماری خاندانی زندگی یسوع کی حفاظت میں ہے۔" (سپرجن)
- یسوع کا شادی کی اِس تقریب میں مدعو کیا جانا ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ جب ہم یسوع کو اپنی زندگی کے اہم معاملات، اہم تقریبات اور واقعات میں مدعو کرتے ہیں تو پھر ہماری زندگیوں میں کیا ہوتا ہے۔

iv. "یہاں پر یسوع ایک خوشی کے موقعے پر موجود تھا جہاں پر وہ اپنی ذات کی پریشان کن جدوجہد و آویزش سے نظر ہٹا سکتا تھا۔ اُس کی زمینی خدمت کا کام اُس کا منتظر تھا، اُس کا یہ کام شدید قسم کی الجھنوں، خطروں، اندیشوں اور دُکھوں سے پُر تھا۔ اگرچہ اُس کا ذہن ہمیشہ ہی اپنے اِس دُنیا میں آنے کے مقصد سے ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ہٹا تھا، لیکن اِن ساری چیزوں کی ذہن میں موجودگی کے ساتھ کسی دیہات میں شادی کی تقریب میں شریک ہونا قدرے خوشگوار بات تھی۔" (ڈوڈز)

v. **اور یسوع کی ماں وہاں تھی:** "یہاں پر ہمیں یوسف کا ذکر نہیں ملتا۔ اِس بات کے حوالے سے عام وضاحت یہ دی جا سکتی ہے کہ اِس وقت تک یوسف کی وفات ہو چکی تھی۔ یوں لگتا ہے کہ یوسف کی وفات غالباً اُسکی جوانی میں ہی ہو گئی تھی اور یہی وجہ تھی کہ یسوع کو اپنی زندگی کے 18 سال ناصرت میں گزار کر اپنے خاندان کی کفالت کرنا پڑی۔ اور جب اُس کے دیگر بہن بھائی تھوڑے بڑے ہو کر اپنی دیکھ بھال کے قابل ہو گئے تو اُس نے اپنا گھر بار خدمت کے لئے چھوڑ دیا۔" (بارکلے)

2. (3- 5 آیات) شادی کی ضیافت میں مَے کا ختم ہونا اور ماں کی بیٹے سے درخواست

اور جب مَے ہو چکی تو یسوع کی ماں نے اُس سے کہا کہ اُن کے پاس مَے نہیں رہی۔ یسوع نے اُس سے کہا اَے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے ؟ ابھی میرا وقت نہیں آیا۔ اُس کی ماں نے خادِموں سے کہا جو کچھ یہ تم سے کہے وہ کرو۔

اَ. **اور جب مَے ہو چکی:** مَے کا شادی کی تقریب میں ختم ہو جانا اُس دور میں بہت بڑا سماجی مسئلہ تھا جس کی وجہ سے شادی والا جوڑا شاید ایک لمبے عرصے تک شرمندگی کا سامنا کرتا رہتا۔ شادی اُس دور میں خوشی کی تقریبات میں سب سے اہم اور بڑی تقریب مانی جاتی تھی۔ اور ایسے میں میزبان کا اپنے مہمانوں کو مناسب خوراک (جس میں پینے کے لئے مَے بھی شامل تھی) مہیا نہ کر پانا سماجی لحاظ سے بہت زیادہ شرم کی بات تھی۔

i. کچھ لوگوں یہ کہتے ہیں کہ چونکہ یسوع کے بہت سارے شاگرد بن بُلائے مہمانوں کے طور پر وہاں چلے گئے تھے اِس وجہ سے اُن کی مَے اتنی جلدی ختم ہو گئی تھی۔ انجیل کا متن اِس حوالے سے ہمیں کوئی ایسا اشارہ نہیں دیتا۔ مورث کے پاس اِس سے زیادہ بہتر خیال پایا جاتا ہے۔ "اُن کی مَے کے وقت سے پہلے ختم ہو جانے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ لوگ غریب تھے اور جتنا کچھ وہ کر سکے اُنہوں نے کیا اور اُنہیں اُمید تھی کہ اُس سے اُن کا کام چل ہی جائے گا۔"

ii. "ایسی کسی تقریب کے موقع پر اپنے مہمانوں کی مناسب طور پر مہمان نوازی نہ کر پانا معاشرتی طور پر بڑی بے عزتی کی بات سمجھی جاتی تھی۔ یسوع کے دَور کے اُس باہمی طور پر جُڑے اور بُنے ہوئے معاشرے میں ایسی کوئی غلطی کبھی بھی بھلائی نہیں جاتی تھی اور اِس بات کا طعنہ اُس نئے شادی شُدہ جوڑے کو ساری زندگی ملتا رہتا تھا۔" (ٹینی)

iii. "مزید اُس دور کے ربّی مَے کو خوشی کی علامت قرار دیتے تھے۔ پس ایسی صورت میں مَے کے ختم ہو جانے کا یہ مطلب ہو سکتا تھا کہ نہ تو دُلہا اور نہ ہی باراتی خوش تھے۔" (بوئیس)

iv. "قدیم مشرق قریب میں شادیوں کے حوالے سے دو خاندانوں کے درمیان کسی حد تک مقابلہ بازی کا عنصر پایا جاتا تھا۔ شادیوں پر بھی ایک طرح سے لین دین کیا جاتا تھا اور مہمان نوازی کو بھی اُس کا ایک حصہ تصور کیا جاتا تھا۔ اگر دونوں خاندانوں میں سے ایک شادی کا مناسب تحفہ (جس میں کھانا بھی شامل تھا) پیش کرنے میں ناکام رہتا تو وہاں پر لڑائی اور حتیٰ کہ مقدمہ بازی کا بھی احتمال ہوتا تھا۔ پس

اِس شادی کے موقع پر جب مَے ختم ہوئی تو یہ صرف معاشرتی پریشانی اور خجالت سے بھی بڑا معاملہ تھا۔ پس دلہے اور اُس کے خاندان پر اِس حوالے سے بہت بھاری مالی اور دیگر ذمہ داریاں عائد ہوتی تھیں۔" (مورث)

ب. اُن کے پاس مَے نہیں رہی: ہم نہیں جانتے کہ مریم کس وجہ سے اِس مسئلے کو اپنے بیٹے کے پاس لیکر آئی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بڑی بے چینی کے ساتھ اُس دن کا انتظار کر رہی ہو کہ یسوع معجزانہ طور پر اپنی قدرت کا اظہار کرے۔ جب لوگوں پر یہ ظاہر ہوتا کہ یسوع ہی مسیح ہے تو مریم بھی کئی ایک الزاماتی سوالات سے بری ہو جاتی کیونکہ جب وہ رُوح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوئی تھی تو کئی لوگوں نے اُس حوالے سے کئی طرح کے سوالات کئے ہونگے۔

i. مریم کے یہ محسوس کرنے میں کوئی قباحت نہیں تھی کہ اُس کے بیٹے کی زمینی خدمت کا وقت آ پہنچا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اُس نے یوحنا اصطباغی سے بپتسمہ لیا تھا اور آسمان سے رُوح القدس کبوتر کی شکل میں اُتر کر اُس پر ٹھہر گیا تھا۔ مریم اِس بات سے واقف تھی کہ یسوع چالیس دن تک بیابان میں آزمایا جا چکا تھا۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ یسوع کے حوالے سے کھلے عام یہ اعلان کیا جا چکا تھا کہ وہ خُدا کا برّہ ہے جو دُنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے (یوحنا 1 باب 29 آیت)۔ اور یہ بھی کہ اُس نے اپنے شاگردوں کو جمع کرنا شروع کر دیا تھا۔

ج. اَے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے؟ یسوع نے جو اصطلاح یا لفظ اپنی ماں کو مخاطب کرنے کے لئے استعمال کیا وہ ادب کے معنی میں آتا تھا، ہاں البتہ اُس نے یہاں پر اُسے ماں کہہ کر نہیں پکارا تھا۔ یسوع غالباً اِس بات پر زور دینا چاہتا تھا کہ اپنی زمینی خدمت کے آغاز میں بطور مسیحا اُسکا اور مریم کا رشتہ مختلف ہو گیا تھا۔

i. عورت: "یسوع کا مریم کو عورت کہہ کر پکارنا بے ادب اور بد اخلاق نہیں بلکہ ادب کے ایک لقب کے زمرے میں آتا تھا۔ انگریزی ترجمے (جس میں سے اُردو ترجمہ ہوا ہے) میں جو کچھ یسوع نے کہا اُسے محض عورت کہنے یا سمجھنے کے علاوہ مزید کچھ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اِس کا بہر حال 'محترمہ' کے طور پر ترجمہ کیا جا سکتا ہے جس سے اِس میں تھوڑی شائستگی آ جاتی ہے۔" (بارکلے)

ii. "وہاں پر یسوع کا مریم کو ماں کہنا قطعی غیر مہذب نہ ہوتا، لیکن جس طرح سے اُس نے مریم کو مخاطب کیا وہ ایک بیٹے کی طرف سے متوقع طریقہ نہیں تھا۔ یہ ایک بیٹے کو اپنی ماں کو مخاطب کرنے کا ایک بہت ہی غیر معمولی طریقہ ہے۔ اِس طرح سے کسی بیٹے کے اپنی ماں کو مخاطب کرنے کی کوئی اور مثال ہمیں اِس انجیل سے باہر کہیں پر نہیں ملتی۔" (مورث)

iii. "یسوع اِس بات کو واضح کرنا چاہتا ہے کہ اُس کی خدمت کے آغاز سے اُسکے اور مریم کے درمیان ابھی ایک اور رشتے نے جنم لے لیا تھا۔ "ابھی اگر اُسے یسوع کی مدد کی ضرورت تھی تو وہ اُسے اب ماں بیٹے کے رشتے کی بنیاد پر نہیں مانگ سکتی تھی۔" (بروس)

iv. یہاں پر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یسوع کہہ رہا ہو کہ " مَیں کچھ نہیں کرونگا۔ ابھی میرا ایسا کرنے کا وقت نہیں آیا،" لیکن اِس کے بعد وہ گیا اور اُس نے وہ سب کیا۔ پس اِس سب کے ذریعے سے اُس نے مریم کو اصل میں یہ پیغام دیا تھا کہ "اب ہمارا رشتہ محض ماں بیٹے کا ہی نہیں ہے۔" اِس کام کے حوالے سے پہلے مجھے اپنے آسمانی باپ کی مرضی معلوم کرنے دو۔ یسوع نے اُس وقت غالباً دُعا کی ہو گی اور پھر اُس نے پانی کو مَے میں تبدیل کرنے کا معجزہ کیا ہو گا کیونکہ بعد میں وہ اِسی انجیل کے اندر کہتا ہے کہ:

- مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا سوا اُس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے کیونکہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے اُنہیں بیٹا بھی اُسی طرح کرتا ہے۔ (یوحنا 5 باب 19 آیت)

- مَیں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا سُنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے کیونکہ مَیں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔(یوحنا 5 باب 30 آیت)
- ۔۔۔مَیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ جس طرح باپ نے مجھے سکھایا اُسی طرح یہ باتیں کہتا ہوں۔(یوحنا 8 باب 28 آیت)
- جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے۔۔۔کیونکہ مَیں ہمیشہ وہی کام کرتا ہوں جو اُسے پسند آتے ہیں۔(یوحنا 8 باب 29 آیت)

v. "یسوع نے لازمی طور پر کوئی نہ کوئی عمل ضرور کرنا تھا، مریم اِس حوالے سے بڑی پُر اُمید تھی، اِسی لئے اُس نے خادموں کو کہا تھا کہ جیسا وہ کہتا ہے ویسے ہی کرو۔ یسوع نے کچھ نہ کچھ تو ضرور کرنا تھا لیکن وہ اُس نے اپنے طریقے سے اپنی ذاتی وجوہات کی بناء پر اور اپنے وقت پر کرنا تھا۔" (ٹاسکر)

vi. "یسوع اپنی زمینی خدمت کے دوران صرف ابنِ مریم نہیں بلکہ ابنِ آدم تھا جس نے آسمان کی حقیقتوں کو عام انسانوں کے پاس لے کر آنا تھا۔ ابھی انسان اور مسیحا کے درمیان ایک نیا رشتہ قائم ہو چکا تھا، لہٰذا مریم کو ہر ایک بات اپنی سوچ کے مطابق فرض نہیں کر لینی چاہیے تھی۔" (مورث)

vii. "بڑی محبت اور احترام کے ساتھ لیکن بڑے فیصلہ کن انداز سے وہ مریم کی طرف سے اپنے کام میں دخل اندازی کو روکتا ہے، کیونکہ اُسکی خدمت جسمانی نہیں بلکہ رُوحانی نوعیت کی تھی۔ مُجھے خُداوند کی ماں مریم کے حوالے سے یہ یقین رکھتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ اگرچہ اُس نے فطری انداز سے ایک عمل کیا اور یسوع کو کچھ کرنے کو کہا لیکن وہ ایک بھی لمحے کے لئے اُس پر زور نہیں دیتی، اور نہ ہی اُس نے اِس گفتگو کو یوحنا سے چُھپایا، بلکہ اُس کو تفصیل کے ساتھ یہ بتایا تا کہ اِس بات کو جانتے ہوئے پھر کوئی یسوع کے سامنے اِس طرح کا عمل نہ دہرائے۔" (سپرجن)

viii. ٹریَنچ نے جب اِس بات پر تبصرہ کیا تو وہ اِس حوالے سے بالکل درست تھا کہ "مسیحیت میں کیتھولک اور آرتھوڈوکس ایک بہت عرصے سے اِس معجزے کی بنیاد پر یہ تعلیم دیتے چلے آرہے ہیں کہ یسوع کس طرح سے اپنی ماں کی سفارشات کو سُنتا اور اُن کے مطابق عمل کرتا ہے۔" لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم اِس کو اُن کے نقطہ نظر سے دیکھیں تو یہ اُس کی ساری خدمت کو سمجھنے کا بالکل غلط طریقہ ہوگا۔ یسوع نے اِس بات کو بالکل واضح کر دیا کہ اُس نے یہ عمل (معجزہ) ماں اور بیٹے کے رشتے کی بنیاد پر نہیں کیا تھا۔

ix. ابھی میرا وقت نہیں آیا: "یہ بیان، 'میرا وقت' یوحنا کی انجیل میں عام طور پر یسوع کے موت کے وقت کے حوالے سے استعمال ہوا ہے۔ اور اُن مخصوص حوالوں میں اِس کا یہ مطلب اِس لئے لیا جاتا ہے کیونکہ اُن کا مرکزی خیال یا اُن میں کی جانے والی مرکزی بات یسوع کی موت ہوتی ہے۔ یہاں پر اِس سے مُراد کوئی بھی مخصوص وقت ہے۔۔۔ لہٰذا یہاں پر اِس سے مراد ہے وہ مخصوص وقت جب اُس نے اپنے آپ کو معجزات کی قدرت کے ذریعے سے لوگوں پر ظاہر کرنا تھا۔"

د. **جو کچھ یہ تم سے کہے وہ کرو:** مریم کی طرف سے بولے گئے الفاظ اناجیل کے اندر بہت زیادہ نہیں ہیں۔ بہر حال اُس کے کہے ہوئے جو بھی الفاظ اناجیل میں مرقوم ہیں اُن پر غور کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اُس کے وہ الفاظ اُسکی اپنی ذات کو نہیں بلکہ یسوع کو جلال دیتے ہیں۔ ہر ایک عقلمند انسان کو مریم کی اِس نصیحت پر عمل کرنے کی ضرورت ہے، **جو کچھ یہ تم سے کہے وہ کرو۔**

i. " اگر ہم جان بوجھ کر مریم کے وسیلے سے یسوع کے پاس جانے کی کوشش کریں تو اِس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ یسوع بہت زیادہ سنگدل ہے جبکہ مریم بہت زیادہ نرم دل ہے۔ ایسا تصور بائبل کی تعلیمات کے مطابق نہیں بلکہ مسیحیت میں بالکل اجنبی ہے۔ یہ تصور اُس دور میں غیر اقوام کے اندر رائج ماں بیٹے کے رشتے کے تصورات میں سے آیا ہے۔" (بارن ہاؤس)

ii. "مریم کی طرف سے بولے گئے چند ہی الفاظ اناجیل میں مرقوم ہیں۔ اِن مخصوص الفاظ کا اطلاق اِس واقعے (جو اِن الفاظ کے ادا کئے جانے کا سبب بنا) کے بعد کے تمام حالات پر ہوتا ہے۔" (بروس)

3. (6-7 آیات) پانی کے مٹکوں کا بھر اجانا

وہاں یہودیوں کی طہارت کے دستور کے موافق پتھر کے چھ مٹکے رکھے تھے اور اُن میں دو دو تین تین مَن کی گنجائش تھی۔ یسوع نے اُن سے کہا مٹکوں میں پانی بھر دو۔ پس اُنہوں نے اُن کو لبالب بھر دیا۔

اَ. **پتھر کے چھ مٹکے:** یسوع نے اپنا معجزہ اُنہی چیزوں کے ساتھ کیا جو اُس وقت دستیاب اور موجود تھیں۔ **جتنی مَے اُس نے بنائی تھی وہ اُس سے کہیں زیادہ مَے کئی ایک اور طریقوں سے مہیا کر سکتا تھا لیکن اُس نے اُنہی اشیاء کو استعمال کیا جو میسر تھیں۔**

ب. **یہودیوں کی طہارت کے دستور کے موافق:** اُن مٹکوں کا تعلق شریعتی نظام سے تھا کیونکہ وہ رسوماتی طہارت کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔

i. **اُن میں دو دو تین تین مَن کی گنجائش تھی:** یوحنا نے تخمینے کے ساتھ جو بات بیان کی ہے وہ سپرجن کے نزدیک کافی اہمیت کی حامل ہے۔ " آیئے ہم ہمیشہ ہی درست طور پر بات کرنے کی کوشش کریں۔ کئی دفعہ 'قریباً' یا 'قریب قریب' جیسے الفاظ ہماری سچائی کا بھرم رکھتے ہیں۔ جب ہم مکمل طور پر پُر یقین نہ ہوں تو ہمیں قطعی طور پر اندازے سے بات چیت نہیں کرنی چاہیے۔ اور جس وقت کسی بات کی درستگی کا بیان کرنا ضروری ہو اور ہم اُس درستگی کو حتمی انداز سے بیان کرنے سے قاصر ہوں تو آیئے ہم ایسے الفاظ استعمال کریں جیسے یوحنا یہاں پر کرتا ہے '**اُن میں دو دو تین تین مَن کی گنجائش تھی**'۔" (سپرجن)

ج. **مٹکوں میں پانی بھر دو:** وہ خادم جو یسوع کی ہدایت پر عمل کر رہے تھے وہ اِس سارے معجزے کے دوران بہت سارے لوگوں کے لئے برکت کا سبب بنے۔ اِس معجزے میں یسوع نے لوگوں کے تعاون کو استعمال کیا۔ وہ خود بھی اُن مٹکوں کو بھر سکتا تھا اور اُس سے بھی بڑھ کر وہ اُن مٹکوں میں پانی کو تخلیق کر سکتا تھا۔ وہ یہ جانتا تھا کہ اگر وہ خادم اُس کے اِس معجزے میں اپنی خدمت کا حصہ ڈالیں گے تو وہ اِس سے حاصل ہونے والی برکت کے بھی حصہ دار ہونگے۔

i. اُن خادموں نے یہ معجزہ نہیں کیا تھا، اُنکی کوئی بھی کوشش یا کوئی بھی عمل اِس معجزے کے رونما ہونے کے لئے ناکافی ہوتا۔ لیکن کیونکہ اُنہوں نے یسوع کے احکامات پر فرمانبر داری سے عمل کیا اِس لئے وہ اِس معجزے کی وجہ سے ملنے والی برکت اور خوشی کے حصہ دار بنے۔

ii. خادم اِس وجہ سے بھی بابرکت ٹھہرے کیونکہ اُنہوں نے کوئی بھی سوال و جواب کئے بغیر خُداوند یسوع مسیح کے احکامات پر عمل کیا اور اُنہوں نے مٹکوں کو لبالب بھر دیا۔ اِس کا مطلب ہے کہ معجزے کی وجہ سے جو مَے بنی وہ بھی زیادہ تھی اور اُن کے مٹکوں کو پانی سے اِس طرح سے بھرنے کی وجہ سے اُتنی زیادہ مَے بنی جس قدر اُن کے اندر سما سکتی تھی۔ اگر وہ سُستی دِکھاتے اور مٹکوں کو صرف آدھا آدھا ہی بھرتے تو اُن میں بننے والی مَے بھی اُتنی ہی ہوتی۔

د. **پس اُنہوں نے اُن کو لبالب بھر دیا:** پانی کے مٹکے لبالب بھرے ہوئے تھے اور اُن میں کوئی بھی اور چیز ڈالنے کی بالکل گنجائش نہیں تھی۔ اِس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ یسوع اُن مٹکوں میں پانی کے ساتھ کوئی اور چیز نہیں ڈالنے والا تھا بلکہ اُس نے اُسی پانی کو اپنی قدرت سے تبدیل کر کے مَے بنا دیا تھا۔

i. ہمارے ایمان اور فرمانبرداری کے لئے یہ ایک بہت اچھا نمونہ ہے۔ "جب ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم ایمان رکھیں تو ہمیں اُسی طرح ایمان سے بھرے ہونا چاہیے جیسے یہ مٹکے لبالب بھرے ہوئے تھے۔ جب ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ہمیں خُداوند یسوع سے پیار کرنا چاہیے تو ہمیں پیار بھی لبالب کرنا چاہیے۔ جب ہمیں اُس کی خدمت کرنے کا حکم دیا جاتا ہے تو ہمیں اُس کی خدمت بھی لبالب کرنی چاہیے۔" (سپرجن)

4. (8-10 آیات) پانی مَے میں تبدیل ہو گیا اور وہ بہترین مَے تھی۔

پھر اُس نے اُن سے کہا اب نکال کر میرِ مجلس کے پاس لے جاؤ۔ پس وہ لے گئے۔ جب میرِ مجلس نے پانی چکھا جو مَے بن گیا تھا اور جانتا نہ تھا کہ یہ کہاں سے آئی ہے (مگر خادم جنہوں نے پانی بھرا تھا جانتے تھے) تو میرِ مجلس نے دلہا کو بلا کر اُس سے کہا۔ ہر شخص پہلے اچھی مَے پیش کرتا ہے اور ناقص اُس وقت جب پی کر چھک گئے مگر تُو نے اچھی مَے اب تک رکھ چھوڑی ہے۔

اَ. **اب نکال کر میرِ مجلس کے پاس لے جاؤ:** یہ کام کرنے کے لئے اُن خادموں میں ایمان کی ضرورت تھی۔ تصور کریں کہ اگر وہ میرِ مجلس کے پاس محض پانی چکھنے کے لئے لے جاتے تو وہ اِس بات سے کس قدر ناراض ہوتا۔ لیکن خادموں نے ایمان کے ساتھ خُداوند یسوع کے حکم کی تعمیل کی۔

i. "جب میرِ مجلس نے پانی چکھا جو مَے بن گیا تھا اور جانتا نہ تھا کہ یہ کہاں سے آئی ہے تو اُس نے غیر جانبداری سے تعریف کرتے ہوئے اُس مَے کو بہترین قسم کی مَے قرار دیا۔" (ڈوڈز)

ii. جب یسوع نے وہ معجزہ کیا تو اُس نے چاہا کہ اُس کے معجزے کی پرکھ بھی اُسی وقت ہو۔ اُس نے یہ نہیں کہا کہ وہ پانی جو مَے بن چکا تھا اُسے مہمانوں کو پیش کیا جائے بلکہ میرِ مجلس کو پیش کیا جائے۔ یسوع نے اپنے کام کی پڑتال دُرست اور متعلقہ صاحبِ منصب سے کروائی اور یہی درست طریقہ تھا۔

iii. "مَے پیدا کرنے کے لئے پہلے انگوروں کی تاک اُگانے، پھر انگوروں کو پکنے دینے، اُنہیں خاص انداز سے کچلنے اور اُس کے رس کو خاص انداز سے جوش یا اُبال دینے کی ضرورت ہوتی ہے؛۔۔۔ لیکن یہاں پر ہم دیکھتے ہیں یہ تمام عوامل پل بھر میں وقوع پذیر ہو گئے اور حتمی نتیجہ سامنے آ گیا۔ اور یہ اُسی کی قدرت سے ہوئے جس نے فطرت کے اصولوں کو تخلیق کیا ہے اور جو انسان کے اندر موجود صلاحیتوں کو منکشف کرتا ہے۔" (ایلفرڈ)

ب. **مگر خادم جنہوں نے پانی بھرا تھا جانتے تھے:** وہ ایماندار خادم جنہوں نے اپنے ذمے لیا گیا کام مکمل طور پر کیا تھا وہ اُس معجزے کی عظمت کو بھی جانتے تھے۔ میر مجلس صرف یہ جانتا تھا کہ وہ بہت اچھی مَے تھی، لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ایک معجزہ تھی۔ اِس بات کا علم اُن خادموں کے لئے ایک بہت بڑی برکت تھا۔

i. یہاں پر ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ یسوع نے یہ معجزہ کس طرح سے کیا۔ زیادہ تر تو یہ فرض کیا جاتا ہے کہ پانی اُن مٹکوں کے اندر ہی تبدیل ہو کر مَے بن گیا، لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ جس وقت وہ پانی میر مجلس کو پیش کیا جا رہا تھا اُس وقت وہ تبدیل ہوا ہو۔ بہر حال ہم یہاں پر یسوع کو نہ تو کوئی بات کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اور نہ ہی وہ کوئی اور عمل کرتا ہے۔ اُس نے صرف یہ چاہا (وہ اپنی مرضی کو بروئے کار لایا) اور یہ معجزہ وقوع پذیر ہو گیا۔

ii. "جس وقت موسیٰ نے کڑوے پانی کو میٹھا بنایا تو وہ اُس درخت کی بدولت ہوا تھا جو خُدا نے موسیٰ کو دکھایا تھا۔ جس وقت ایلیاہ نے چشمے کے پانی کو ٹھیک کیا تو اُس کے لئے اُس نے نمک کا استعمال کیا۔ لیکن جس وقت یسوع نے پانی کو مَے میں تبدیل کیا تو اُس کے لئے اُس نے کوئی بھی اور آلہ یا ذریعہ استعمال نہیں کیا بلکہ یہ سب صرف اُسکی مرضی کو بروئے کار لانے کی بدولت ہو گیا۔" (سپرجن)

iii. "کیا یہ اُس کی الوہیت کی نشانی نہیں ہے کہ کسی بھی طرح کے ذرائع کو استعمال کئے بغیر اُس نے صرف کچھ کرنا چاہا اور اُس نے اپنے حکم سے حالات کو پلاسٹک کی طرح جیسا چاہا ڈھال لیا۔" (میکلیرن)

iv. یسوع کی بیابان میں پہلی آزمائش کے وقت ابلیس نے یسوع کو کہا کہ وہ اپنی جان کی خاطر پتھروں کو حکم دے کہ وہ روٹیاں بن جائیں۔ یہاں پر اُس کے پہلے معجزے کے موقع پر مریم نے یسوع سے کہا کہ وہ دوسرے لوگوں کی خاطر مَے کے لئے کچھ کرے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع نے ابلیس کی طرف سے کہی گئی بات کو نہ مانا تھا لیکن اِس دوسری بات کو اُس نے مان لیا۔

v. "یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک معجزہ کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ ذات اور بھی ہر طرح کے معجزات کر سکتی ہے۔ اگر یسوع اپنی مرضی سے پانی کو مَے میں تبدیل کر سکتا ہے تو پھر وہ کوئی بھی چیز یا ہر ایک چیز کرنے پر قادر ہے۔ اگر یسوع نے کبھی ایک بھی ایسا کام کیا جو فطرت سے بالا تھا تو وہ ہر ایک کام کسی بھی وقت کر سکتا ہے جو فطرت سے بالا ہے۔" (سپرجن)

vi. اتنی زیادہ مَے جو اُس شادی پر آنے والے تمام مہمانوں کے استعمال کے بعد بھی بچ جائے – جان بوجھ کر پیدا کی گئی تھی۔ بچ جانے والے مَے کو بیچ کر وہ نیا شادی شدہ جوڑا کافی پیسے کما سکتا تھا۔ مزید یہ کہ "شادی کے بہت دیر بعد بھی یہ ایک بہت بڑا ثبوت تھا کہ پانی کو مَے میں تبدیل کرنے والا معجزہ ہوا تھا۔ مَے کے حوالے سے شادی میں آنے والے مہمانوں نے کوئی خواب نہیں دیکھا تھا۔ کیونکہ شادی کے بعد تک وہ مَے ابھی موجود تھی۔" (ڈوڈز) "خُدا کے عظیم ہاتھوں سے ہمیں معمولی تحفے نہیں ملتے۔" (ٹراپ)

ج. **تُو نے اچھی مَے اب تک رکھ چھوڑی ہے:** میر مجلس نے مَے کی وجہ سے دلہے کو سرِ عام بڑے جوش کے ساتھ داد دی۔ اُس دن جس طرح مَے ختم ہو گئی تھی، یہ معجزہ نہ ہونے کی صورت میں اُس خاندان کی بہت زیادہ بے عزتی ہو سکتی تھی۔ پس یسوع کے اُس معجزے نے اُس شادی کو بُرے حالات سے نکال کر سب کے لئے ایک بہترین تقریب اور ایک یادگار شادی بنا دیا۔

i. جب یسوع نے مَے بنائی تو یہ ایک بہت اچھی مَے تھے۔ اچھی سے مُراد یہ نہیں کہ اِس میں الکوحل کا عنصر بہت زیادہ تھا اور وہ زیادہ نشہ آور تھی۔ اِس کے برعکس اچھی سے مُراد یہ ہے کہ وہ بہت عمدہ مَے تھی۔

ii. کئی لوگ ضرورت سے زیادہ کوششیں کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جو کچھ یسوع نے بنایا تھا وہ مَے نہیں بلکہ انگور کا شیرہ تھا۔ لیکن دوسری طرف ایسے بہت سارے لوگ ہیں جو یہ جانتے اور مانتے ہیں کہ انجیل کے مصنف کی ہرگز یہ کوشش نہیں کہ وہ اُسے مَے کو انگور کے شیرے کے طور پر پیش کرے۔ اچھی مَے سے مراد اچھی مَے ہی ہے نہ کہ انگور کا اچھا شیرہ۔

iii. "مَے کا استعمال مشرق میں بہت عام کیا جاتا تھا۔ لیکن نشے میں مدہوش وہی شخص ہوتا تھا جو اُسے بہت غیر معتدل طریقے سے استعمال کرتا۔ اُس مَے کی وجہ سے نشے میں مدہوش ہونا ممکن تھا، کیونکہ ایسے کئی واقعات کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں۔ لیکن خُداوند یسوع کے دور میں یہ اُن کی روز مرّہ کی زندگی اور خوراک کا ایک حصہ تھی اور لہٰذا اُس دور میں اور اُس کے بعد میں آنے والے ایک لمبے عرصے تھے ہمیں ایسے واقعات شاذونادر ہی ملتے ہیں۔" (سپرجن)

iv. "کیا یسوع کئی ایک ایسی چیزیں دُنیا میں نہ لایا جو پہلے سے موجود تھیں، جو چیزیں وہ لایا وہ اُسی قسم کی تھیں لیکن اُن کا معیار یا اُن کی فضیلت پہلے سے موجود چیزوں سے انتہائی زیادہ تھی۔ اِسی طرح یسوع سے پہلے بھی اِس دُنیا میں محبت، خوشی اور مہربانی موجود تو تھی لیکن جو محبت، خوشی اور مہربانی یسوع کی بدولت آئی وہ یکسر مختلف اور برتر ہے۔" (موریسن)

د. تُونے اچھی مَے اب تک رکھ چھوڑی ہے: اِن الفاظ کے پیچھے ایک بہت بڑا اصول ہے، اور یہ اصول خُدا کے لوگوں کے لئے ہے کہ اُن کے لئے بہترین [چیزیں، زندگی] ابھی آگے ہے۔

i. " بھائیو! مَیں آپ کے حوالے سے تصور کر سکتا ہوں، آپکی زندگی کے انتہائی آخری لمحے میں، یا پھر آپکی [ابدی] زندگی کے بالکل پہلے لمحے میں آپ کہہ رہے ہونگے، اُس نے اچھی مَے تو اب تک رکھ چھوڑی ہے۔ جب آپ اُسکو رُوبرو دیکھنا شروع کریں گے، جب اُس کی گہری رفاقت میں داخل ہونگے جہاں نہ کوئی چیز خلل ڈالے گی اور نہ ہی کچھ آپ کے خیالات کو منتشر کرے گا، پس یاد رکھیں، اُس نے اچھی مَے ابھی تک رکھ چھوڑی ہے۔" (سپرجن)

ii. "ہماری زندگی میں خُدا کی حضوری یا موجودگی کے بغیر ہماری انتہا یا انجام بھیانک ترین ہوگا۔۔۔ اگر گناہ ہر آنے والے کل کے پیچھے زیادہ بُری چیزیں چھپائے ہوئے ہے تو کیا قبر اپنے پیچھے اِس سے زیادہ بُری چیزیں چھپائے ہوئے نہ ہوگی؟" (موریسن)

iii. " مَیں آپکو دعوت دیتا ہوں کہ آپ ابلیس کے گھر کے دروازوں میں جھانک کر دیکھ لیں، آپ اِس اصول کو بالکل سچا پائیں گے کہ وہ جن کو گمراہ کرتا ہے اُن کے لئے پہلے اچھی مَے لاتا ہے اور جب اُس کے پیروکار اُس مَے کی وجہ سے مدہوش ہو جاتے ہیں اور اُن کے خیالات دھندلا جاتے ہیں تو اِس کے ساتھ ہی وہ اُن کے لئے بُری ترین مَے لے کر آجاتا ہے۔" (سپرجن)

5. (11 تا 12 آیات) معجزات و نشانات کا آغاز

یہ پہلا معجزہ یسوع نے قانایِ گلیل میں دِکھا کر اپنا جلال ظاہر کیا۔ اور اُس کے شاگرد اُس پر ایمان لائے۔ اِس کے بعد وہ اور اُسکی ماں اور بھائی اور اُس کے شاگرد کفرنحوم کو گئے اور وہاں چند روز رہے۔

اَ. **یہ پہلا معجزہ یسوع نے قانایِ گلیل میں دِکھا کر اپنا جلال ظاہر کیا:** یوحنا کی انجیل میں بیان کر دہ (سات معجزات میں سے) پہلا معجزہ جس کی وجہ سے پانی مَے میں تبدیل ہو گیا دراصل شریعت کے پُرانے طریقوں اور طہارت کی رسموں سے یسوع مسیح کے وسیلے نئی زندگی میں داخل ہونے کی علامت ہے۔

i. " لیکن اُس (یوحنا) کے لئے تمام کے تمام معجزات نشانات ہیں، اِس کا مطلب ہے کہ وہ کسی اور چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں، کسی اور بات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہاں پر بیان کیا جانے والا معجزہ خاص طور پر اِس بات کو واضح کرتا ہے کہ یسوع مسیح کی ذات میں کسی بھی چیز یا کسی بھی شخص کو تبدیل کرنے کی قدرت موجود ہے۔" (موریسن)

ii. موسیٰ نے پانی کو خون بنا دیا تھا، اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شریعت کا نتیجہ [جب اُس پر مکمل طور پر عمل نہ کیا جائے] موت کی صورت میں نکلتا ہے (خروج 7 باب 17-21 آیات)، لیکن یسوع نے اپنے پہلے معجزے کے ذریعے سے پانی کو مَے میں تبدیل کیا جو اُس کے نئے زندگی بخش کام میں پائی جانے والی خوشی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ اُس بات کا عملی مظاہرہ ہے جو یوحنا نے اپنی انجیل کے 1 باب 17 آیت میں کہی ہے کہ: اِس لئے کہ شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کی معرفت پہنچی۔

iii. ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پانی پُرانے عہد نامے کی روشنی میں انسان کے خُدا کے ساتھ تعلق کی علامت ہے جبکہ مَے نئے عہد نامے کی روشنی میں انسان کے خُدا کے ساتھ تعلق کی علامت ہے۔

- مَے پانی کے بعد بنی تھی، اِسی طرح نیا عہد بھی پُرانے عہد کے بعد آیا۔
- مَے اُسی پانی سے بنی تھی اِسی طرح نیا عہد بھی پُرانے عہد میں سے ہے۔
- مَے پانی سے بہتر تھی، اور نیا عہد بھی پُرانے عہد سے بہتر ہے۔ [اِس کا پیغام یسوع مسیح کے وسیلے مکمل ہے]

iv. **پہلا معجزہ:** یہ یوحنا کی انجیل میں پیش کر دہ یسوع کے سات معجزات میں سے پہلا معجزہ ہے۔ ہر ایک معجزہ اِس انداز سے پیش کیا گیا ہے کہ اُسے پڑھنے والے شخص کا ایمان مضبوط ہو۔ یوحنا نے اِس مقصد کو اپنی انجیل کے 20 باب 30-31 آیات میں بیان کیا ہے: اور یسوع نے اور بہت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دِکھائے جو اِس کتاب میں لکھے نہیں گئے۔ لیکن یہ اِس لئے لکھے گئے کہ تم اِیمان لاؤ کہ یسوع ہی خُدا کا بیٹا ہے اور اِیمان لا کر اُس کے نام سے زندگی پاؤ۔

v. زیادہ تر لوگ ذیل میں بیان کئے جانے والے معجزات کو یوحنا کی انجیل کے سات معجزات خیال کرتے ہیں ۔

- یوحنا 2 باب 1-11 آیات: پانی کا مَے میں تبدیل کیا جانا۔
- یوحنا 4 باب 46-54 آیات : ایک افسر کے بیٹے کی شفایابی
- یوحنا 5 باب 1-15 آیات: بیت حسدا کے حوض پر شفا
- یوحنا 6 باب 1- 14 آیات: پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلایا جانا
- یوحنا 6 باب 15-21 آیات: یسوع کا پانی پر چلنا
- یوحنا 9 باب 1-12 آیات: جنم کے اندھے شخص کی شفایابی
- یوحنا 11 باب 1-44 آیات: لعزر کا زندہ کیا جانا

vi. "قدیم یونانی لفظ semeion بمعنی نشان نئے عہد نامے میں 74 دفعہ استعمال ہوا ہے اور اِس میں سے 23 دفعہ تو یہ صرف یوحنا کی انجیل اور اُس کی دیگر تصانیف کے اندر استعمال ہوا ہے۔ اِس کے علاوہ یہ لفظ زیادہ مرتبہ دیگر اناجیل کے اندر، چند مرتبہ اعمال کی کتاب میں اور پھر پولس رسول کے خطوط میں استعمال ہوا ہے۔ یوحنا نے اِس لفظ Semeion کا استعمال بڑے عمومی طریقے سے کیا ہے جس کے معنی ہیں نشان یا نشاندہی کرنے والا۔ semia ایمان پیدا کرتا ہے، ایمان کو مضبوط کرتا ہے لیکن معجزہ یا نشان بذاتِ خود ایمان رکھنے کی چیز نہیں بلکہ خُدا کی ذات ہی وہ ہستی ہے جس پر ایمان رکھنا چاہیے۔" (کیٹل)

vii. "اِس واقعے کو محض ایک تمثیلی قصہ بنا کر بیان کرنا پیش کرنا بالکل ممکن ہے لیکن ہمارے پاس اِس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ واقعہ حقیقی تاریخ کی بجائے محض ایک تمثیلی داستان ہے۔ اگر کوئی کوشش کرے تو وہ تمام کے تمام واقعات اور تواریخی حقائق کو محض تمثیلی داستانوں میں ڈھالا جا سکتا ہے۔" (ڈوڈز)

viii. پہلا معجزہ: "یوحنا کا اِس معجزے کے ساتھ پہلا معجزہ لکھنا اُن تمام باتوں اور تمام معجزات اور اِس طرح کے دیگر کاموں کو رَد کرتا ہے جو نئے عہد نامے کے اپاکرفا میں یسوع کے بچپن سے جوڑے جاتے ہیں۔" (ایلفرڈ)

ب. اُس کے جلال کا ظہور: یوحنا 2 باب 1 آیت کے مطابق یہ معجزہ تیسرے دن ہوا۔ یہ تفصیل بیان کرنے کے ذریعے سے شاید یوحنا اِس بات کی طرف بھی اشارہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ یسوع نے اپنا جلال تیسرے دِن دِکھایا اور جب اُس کے شاگردوں نے اُس کا جلال دیکھا تو وہ اُس پر ایمان لائے۔

i. جلال: یسوع کا جلال اُس کے رحم کے اندر دیکھا جا سکتا ہے اور یہ معجزہ اُس کے رحم سے بھرا ہوا ہے۔ مَے اُس وقت ایسی حتمی ضرورت نہیں تھی، اگر لوگ مَے کی بجائے پانی پی لیتے تو کوئی وہاں پر مَر نہ جاتا۔ اُس وقت سب سے زیادہ اُس خاندان کی بے عزتی کا سوال تھا، اُن کی ساری ساکھ اور اُن کی مالی حالت داؤ پر لگی ہوئی تھی۔ اور خُدا باپ اور اُس کے بیٹے یسوع نے اِن سب چیزوں کو بھی ایک معجزہ کرنے کے لئے کافی جانا۔

ج. اُس کے شاگرد اُس پر ایمان لائے: اِس میں کوئی شک نہیں کہ وہ پہلے بھی یسوع پر ایمان رکھتے تھے لیکن اِس معجزے کے بعد اُن کا ایمان اور زیادہ گہرا ہوا اور اُن کی طرف سے اُس کا ایک بار پھر اظہار ہوا۔ یہ ایک مسیحی زندگی کی عام صورتحال ہوتی ہے۔ خُدا ہماری زندگی میں نئے نئے کام کرتا ہے اور ہم ہر دفعہ ایک نئے جذبے کے ساتھ اُس پر اپنے اور گہرے ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔

i. "آپ میں سے وہ جو یونانی زبان میں نئے عہد نامے کا مطالعہ کرتے ہیں کیا اُنہوں نے یہاں پر بیان کردہ اِس بات پر غور کیا ہے؟ کیا یہاں پر لکھا ہے کہ اُس کے شاگرد اُس پر ایمان لائے؟ نہیں ایسا نہیں لکھا ہوا۔ کیا لکھا ہے کہ اُس میں ایمان لائے؟ نہیں ایسا بھی نہیں، کیا لکھا ہے کہ اُس کے اوپر ایمان لائے؟ ہاں ہمارے ترجموں میں ایسا ہو سکتا ہے لیکن یہاں پر into یعنی میں [اُسکی ذات میں] بہتر ترجمہ ہو گا۔ یونانی لفظ eis استعمال ہوا ہے یعنی اُس کے شاگرد اُسکی ذات میں ایمان لائے۔ یعنی اِس معجزے کی بدولت اُنہیں نے اِس طرح سے یسوع کی ذات میں ایمان رکھا گویا وہ اُس کی ذات کے اندر ڈوب سے گئے۔" (سپرجن)

ii. یہاں پر شاگردوں کا ایمان لانا بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے خاص طور پر اُس صورت میں جب ہم اُن لوگوں کو دیکھتے ہیں جو وہاں پر موجود تھے، جو اُس معجزے سے مستفید ہوئے لیکن اُن کی طرف سے اِس معجزے کے بعد یسوع پر ایمان لانے کا کوئی بھی ذِکر نہیں ملتا۔

- میر مجلس یسوع پر ایمان نہ لایا تھا۔
- دُلہا یسوع پر ایمان نہیں لایا تھا۔
- یہاں پر یہ بھی نہیں لکھا کہ وہ خادم جنہوں نے مٹکوں میں پانی بھرا وہ یسوع پر ایمان لائے۔
- لیکن جو یسوع کے شاگرد تھے وہ اُس پر ایمان لائے۔

iii. اُس وقت یسوع کے اِرد گرد جو بھی لوگ موجود تھے وہ ہمیں یسوع کی ذات اور اُس کے کام کی اہمیت کے حوالے سے کچھ نہ کچھ دِکھاتے ہیں۔

- مریم ہمیں یہ دِکھاتی ہے کہ ہم یسوع سے بڑے بڑے کام کرنے کی توقع رکھ سکتے ہیں لیکن ہم اُسے یہ نہیں بتا سکتے کہ وہ اُن کاموں کو کس طرح سے کرے گا۔
- مٹکوں میں پانی بھرنے والے خادم ہمیں دِکھاتے ہیں کہ ہمیں یسوع کے احکام کی بغیر سوالات کئے تعمیل کرنی ہے اور جس حد تک وہ کام ہو سکے اُسے پورا کرنا ہے [لبالب بھرنا ہے] اور پھر اُس معجزے کی وجہ سے جو مسرت سب کو ملتی ہے اُس کا حصہ دار بننا ہے۔
- دُلہا ہمیں دِکھاتا ہے کہ یسوع ہم سے اِس قدر پیار کرتا ہے کہ ہماری زندگی کے اہم واقعات میں وہ ہماری عزت اور بھرم کو کھونے نہیں دیتا۔
- میر مجلس ہمیں دِکھاتا ہے کہ یسوع کے پیروکاروں کے لئے بہترین [چیزیں / حالت] ابھی آگے ہے۔
- شاگرد ہمیں دِکھاتے ہیں کہ یہ معجزہ بالکل حقیقی تھا۔

د. اِس کے بعد وہ۔۔۔ کفر نحوم کو گئے: گلیل کی جھیل کے شمالی کنارے پر واقع کفر نحوم وہ مقام تھا جسے یسوع نے اپنا نیا گھر ٹھہرایا تھا۔(متی 4 باب 13 آیت)

i. "ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پورے کا پورا مقدس خاندان ناصرۃ کو چھوڑ کر کفر نحوم میں آ گیا تھا جو یسوع کی گلیل کے اندر خدمت کا ہیڈ کوارٹر بن گیا تھا۔" (بروس)

ii. " یونانی زبان میں جب دیکھا جائے تو فقرے کی بناوٹ اور اُس میں واحد کے استعمال سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع اکیلا ہی ناصرۃ کو چھوڑ کر کفر نحوم میں آ گیا تھا۔ یہاں پر باقی لوگ اُس کے ساتھ کفر نحوم اُس کی وجہ سے گئے [ضروری نہیں کہ وہ سب وہیں پر رہتے تھے]۔" (ٹرینچ)

iii. "اِس بیان یعنی 'اُس کے بھائی' کو کئی ایک مختلف طریقوں سے سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اِس کو اگر بالکل سادہ اور فطری انداز سے سمجھنے کی کوشش کی جائے تو اِس کا مطلب ہے یوسف اور مریم کے بچّے۔۔۔ یہ بیان اناجیلِ ثلاثہ میں کئی دفعہ استعمال کیا گیا ہے اور کبھی بھی یہ کسی طرح کے اضافی توضیحی الفاظ کے ساتھ استعمال نہیں ہوا جس کی وجہ سے اِس کے کچھ اور معنی لئے جا سکتے۔" (مورس)

iv. [کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ یسوع کے کزن تھے] " یونانی زبان میں کزن کے لئے باقاعدہ لفظ anepsios موجود ہے، اور اگر اِس لفظ کے استعمال کی مصنف کو ضرورت ہوتی تو وہ اُسے ضرور استعمال کرتا۔" (ٹینی) بائبل میں دو ایسے حوالہ جات موجود ہیں جو ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ یسوع کے اُسکی ماں مریم کے ذریعے سے اور بھی بہن بھائی تھے۔

- [یوسف نے] اُسکو نہ جانا جب تک اُس کے بیٹا نہ ہوا۔ (متی 1 باب 25 آیت)
- یسوع مریم کا پہلوٹھا بیٹا تھا۔ (لوقا 2 باب 7 آیت)

ب: ہیکل کی صفائی کی جاتی ہے

1. (13 تا 17 آیات) یسوع صرافوں، جانوروں کی فروخت کرنے والوں اور جانوروں کو ہیکل سے نکالتا ہے۔

یہودیوں کی عیدِ فسح نزدیک تھی اور یسوع یروشلیم کو گیا اُس نے ہیکل میں بیل اور بھیڑ اور کبوتر بیچنے والوں کو اور صرافوں کو بیٹھے پایا۔ اور رسیوں کا کوڑا بنا کر سب کو یعنی بھیڑوں اور بیلوں کو ہیکل سے نکال دیا۔ اور صرافوں کی نقدی بکھیر دی اور اُن کے تختے اُلٹ دیئے۔ اور کبوتر فروشوں سے کہا اِن کو یہاں سے لے جاؤ۔ میرے باپ کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بناؤ۔ اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ لکھا ہے تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا جائے گی۔

اَ. یہودیوں کی عیدِ فسح نزدیک تھی: عید فسح کے موقع پر یروشلیم میں بہت زیادہ رش ہوتا تھا کیونکہ ہزاروں کی تعداد میں یہودی عید منانے کے لئے یروشلیم میں آیا کرتے تھے۔ ہیکل کے علاقے میں تو خاص طور پر اور ہی بہت زیادہ رش ہوتا تھا، یہی وہ وقت تھا جب یسوع نے ہیکل کے باہری صحن میں لوگوں کو مختلف طرح کے کاروبار کرتے ہوئے دیکھا۔

i. "اگر وہاں پر آمدورفت کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کو ایک طرف رکھ دیا جائے تو بھی اُس مقام پر بازار لگنے جیسی حقیقت ہی وہاں پر پاک اور ناپاک معاملات کی آمیزش کے بارے میں بتا رہی تھی۔" (ایلفرڈ)

ii. اور صرافوں کو بیٹھے پایا: " اگرچہ یہ بات حیران کُن معلوم ہوتی ہے لیکن یہ سچ ہے کہ کئی دفعہ تو وہاں پر دو یا سوا دو ملین یہودی عید منانے کے لئے جمع ہوا کرتے تھے۔" (بارکلے) بارکلے کے مطابق ہر ایک آنے والے شخص کو ہیکل کو ایک خاص ہدیہ دینا ہوتا تھا جو ایک آدمی کے دو دِن کی مزدوری کے برابر ہوتا تھا۔ لیکن یہ رقم اُسے ہیکل کے خاص سکوں کی صورت میں ادا کرنی ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہاں پر بیٹھے صرافے رقوم کی تبدیلی کے وقت بہت زیادہ روپیہ پیسہ کمایا کرتے تھے۔

iii. بہت سارے مفسرین کہتے ہیں کہ ہیکل کے چندے میں دوسرے سِکے اِس لئے قبول نہیں کئے جاتے تھے کیونکہ اکثر اُن پر غیر اقوام کے دیوتاؤں اور اُن کے شہنشاہوں کی مورتیں چھپی ہوئی ہوتی تھیں۔ لیکن "صُور کے سِکے کو استعمال کرنے کی نہ صرف اجازت تھی بلکہ بڑے واضح طور پر اِس کے استعمال کی تجویز بھی دی جاتی تھی۔ (مِشنا Bekh8 باب 7 آیت)، حالانکہ اِس پر بھی غیر قوم کی علامت موجود تھی۔" (مورث) پس یوں محسوس ہوتا ہے کہ اصل مسئلہ اِس بات کا نہیں تھا کہ اُس سِکے کے اُوپر کیا ہے بلکہ اُس سِکے کے اندر کیا ہے۔ اِس لئے جس ملک کے سِکے کی وقعت اُس وقت زیادہ تھی اور جو باقیوں سے بھاری تھا اُسے قبول کیا جاتا تھا۔

iv. "اگرچہ اِس میں بہت زیادہ غیر موزوئیت پائی جاتی تھی لیکن پھر بھی کبھی کسی نے اِس پر غور نہیں کیا تھا اور یہ ایک طرح سے دستور بن گیا تھا۔ کسی کو اِس بات کے غلط ہونے کا احساس نہیں ہوا سوائے اُس نوجوان ناصری کے جسکو اُس کے باپ کے گھر کی غیرت کھا گئی تھی۔" (میکلیرن)

v. **یہودیوں کی عیدِ فسح:** "انجیل نویس نے بارہا اِس تہوار کو یہودیوں کا تہوار کہا ہے اِس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خود یہودی نہیں تھا یا بطور یہودی اُس کی پرورش نہیں ہوئی تھی (وہ خود ایک یہودی تھا)۔ وہ ایسا اِس لئے لکھتا ہے کیونکہ اُس کے زیادہ تر قارئین غیر قوم کے تھے جو یہودیوں کے سالانہ تہواروں کی تفصیلات سے ناواقف تھے۔" (بروس)

ب. **رسیوں کا کوڑا بنا کر:** جس وقت یسوع نے ہیکل میں کاروبار کرنے والوں کو وہاں سے نکالا تو اُس نے وہ انتہائی غصے کی حالت میں نہیں کیا تھا۔ اُس نے بڑی تسلی کے ساتھ رسیوں کا کوڑا بنایا اور اُس کام کے بارے میں جسے وہ کرنے جا رہا تھا بڑی غور کے ساتھ سوچا ہو گا۔

i. یہ بڑی پُر تجسس بات ہے کہ کچھ مفسرین یہ خیال کرتے ہیں کہ یسوع نے رسیوں کا وہ کوڑا صرف جانوروں پر استعمال کیا تھا، لیکن ساتھ ہی دوسرے مفسرین بھی ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اُس نے اُس کوڑے کو دونوں ہی یعنی انسانوں اور جانوروں پر استعمال کیا تھا۔ بہر حال یہاں پر ہمیں تشدد نہیں بلکہ اُسکے اختیار کے بارے میں بتایا جا رہا ہے۔

ج. **سب کو۔۔۔ ہیکل سے نکال دِیا۔ اور صرافوں کی نقدی بکھیر دی اور اُن کے تختے اُلٹ دیئے:** یہ کاروبار کرنے والے لوگ ہیکل کے باہری صحن میں اپنی دکانداری سجا کر بیٹھے ہوئے تھے اور یہ وہ واحد جگہ تھی جہاں پر غیر اقوام کے لوگ آ کر پرستش کر سکتے تھے۔ پس غیر اقوام کے لئے پرستش کا مقام یہ جگہ یعنی بیرونی صحن کاروباری لوگوں کی وجہ سے بازار کی صورت اختیار کر چکا تھا۔

i. یاد رکھیں کہ طہارت فسح کی رسومات کا حصہ تھی۔ گھروں میں سے ہر وہ چیز جس میں خمیر ہو اُسے نکال دیا جاتا تھا اور اِسے گناہ کی حالت سے صاف کئے جانے کی علامت خیال کیا جاتا تھا۔

ii. "متی، مرقس اور یوحنا بھی یسوع کی طرف سے ہیکل کے صاف کئے جانے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں لیکن اُن کے مطابق یہ یسوع کی زمینی خدمت کے آخری دور کی بات ہے۔ دونوں واقعات میں یہ کاروباری لوگ اُس علاقے کو اپنی دکانداری کے لئے استعمال کر رہے تھے جو غیر اقوام کے لئے دُعا کی جگہ تھی۔ اِس کے ساتھ ساتھ اُن کی کاروباری بد دیانتی نے اِس معاملے کو اور بھی زیادہ گھمبیر بنا دیا تھا۔

iii. یوحنا یہاں پر اپنے سے پہلے مصنفین کی تواریخی اصلاح نہیں کر رہا اور نہ ہی وہ الہیاتی نمائش کے لئے اُن کے تاریخی بیان کی درستگی کر رہا ہے۔ ہم اِس کو اِس انداز سے دیکھ سکتے ہیں کہ یہ شاید ایک مختلف واقع ہے جو یسوع کی خدمت کے ابتدائی دور میں وقوع پذیر ہوا تھا۔" (ٹاسکر)

iv. جو بُرائی یسوع دیکھ رہا تھا اُس کے دوبارہ ہونے کا بھی احتمال تھا۔ اگرچہ یسوع کا کام تحسین کے لائق ہے لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ کام اُس وقت کے بعد دوبارہ نہیں ہوا تھا۔

د. **تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا جائے گی:** شاگردوں نے زبور 69 کی 9 آیت کو یاد کیا اور اُس کو اُنہوں نے یسوع کی اپنے باپ کے گھر کی غیرت، اُس گھر کے تقدس اور وہاں کی جانے والی پرستش کی اہمیت کے ساتھ منسوب کیا۔

i. یوحنا نے یسوع کی زمینی خدمت کے احوال کو تبدیلی (پانی کے مَے میں تبدیل ہونے) سے شروع کیا۔ پھر اُس نے دِکھایا کہ یسوع تقدیس (ہیکل میں سے ناپاک کام دھندے کو باہر نکالنے) کا کام کر رہا ہے۔ یسوع اپنے لوگوں کی زندگیوں میں بھی اِسی طرح سے کام کرتا ہے۔ پہلے وہ اُنہیں تبدیل کرتا ہے اور پھر اُنکی تقدیس کرتا ہے۔

2. (18 تا 22 آیات) یسوع ایک نئی ہیکل اور اُس کی حتمی منزل کی بات کرتا ہے۔

پس یہودیوں نے جواب میں اُس سے کہاتُو جو اِن کاموں کو کرتا ہے ہمیں کونسا نشان دِکھاتا ہے؟۔ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا اِس مَقدس کو ڈھادو تو مَیں اُسے تین دن میں کھڑا کر دونگا۔ یہودیوں نے اُس سے کہا چھیالیس برس میں یہ مَقدس بنا ہے اور کیا تُو اُسے تین دن میں کھڑا کر دے گا؟۔ مگر اُس نے اپنے بدن کے مَقدس کی بابت کہا تھا۔ پس جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تو اُس کے شاگردوں کو یہ یاد آیا کہ اُس نے یہ کہا تھا اور اُنہوں نے کتابِ مُقدس اور اُس قول کا جو یسوع نے کہا تھا یقین کیا۔

أ. تُو جو اِن کاموں کو کرتا ہے ہمیں کونسا نشان دکھاتا ہے: یہ سوال بہر حال کوئی بُرا سوال نہیں تھا۔ کوئی بھی شخص جو اتنا بڑا کام کر رہا ہوتا یعنی وہاں پر رائج کاروباری دستور کو ختم کرنے کی کوشش کرتا وہ یقیناً ایسا کچھ کرنے کے اختیار کا دعویدار ہوتا۔ یہودی یہ جاننا چاہتے تھے کہ یسوع کے پاس وہ اختیار ہے بھی یا نہیں جس کے مطابق وہ اتنا بڑا کام کر رہا تھا۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اُنہوں نے یسوع سے اپنے اختیار کو ثابت کرنے کے لئے کوئی نشان دِکھانے کا مطالبہ کیا تھا۔

i. "اُن کی یہ درخواست یا مطالبہ ہی فریب خوردہ تھا۔ اِس سے بڑا نشان اُن کو کیا مل سکتا تھا جو اُنہوں نے یسوع کے ہیکل کو صاف کرنے کی صورت میں دیکھا تھا؟" (بروس)

ب. اِس مَقدس کو ڈھادو تو مَیں اُسے تین دن میں کھڑا کر دونگا: یہاں پر یسوع اپنے بدن کی ہیکل کی بابت بات کر رہا تھا۔ جس وقت وہ یہ بات کر رہا تھا تو ہو سکتا ہے وہ اپنے بدن کی طرف اشارہ بھی کر رہا ہو۔ وہ یہ جانتا تھا کہ یہودی سردار اُس کے بدن کی ہیکل کو مستقل طور پر ڈھا دینے کی کوشش کریں گے لیکن وہ اِس بات سے بھی واقف تھا کہ وہ اِس میں حتمی طور پر کامیاب نہیں ہونگے۔

i. ستم ظریفی یہ تھی کہ اِس نبوت کی تکمیل کا سبب یہ یہودی سردار خود ہی بننے جا رہے تھے۔ جس وقت یسوع نے کہا کہ "اِس ہیکل کو ڈھا دو" تو وہ یہ جانتا تھا کہ وہ حقیقت میں اِسے ڈھانے کی ہر ایک ممکن کوشش کریں گے۔

ii. جس وقت یسوع پر مقدمہ چلایا جا رہا تھا تو اُس پر ایک الزام یہ بھی لگایا گیا کہ اُس نے کہا تھا کہ وہ ہیکل کو ڈھا دے گا (متی 26 باب 60-61 آیات، مرقس 14 باب 57-59 آیات)۔ جس وقت یسوع صلیب پر لٹکا ہوا تھا اُس وقت اُسکے دشمن اُسے اِس بات کے طعنے بھی مارتے تھے۔ (متی 27 باب 40 آیت، مرقس 15 باب 29 آیت)

iii. اِس مَقدِس کو ڈھا دو: یسوع کا یہ بیان ہیکل کے خلاف نہیں تھا بلکہ وہ اِس سے بہت آگے دیکھ رہا تھا۔ اُس نے سامری عورت کو بتایا تھا کہ وہ دِن آنے والا تھا جب لوگ یروشلیم یا سامریہ میں ہی خُدا کی عبادت نہیں کریں گے بلکہ وہ رُوح اور سچائی کیساتھ کہیں پر بھی خُدا کی پرستش کریں گے۔

iv. یسوع کا بدن آج بھی ہیکل ہے۔ (افسیوں 2 باب 19-22 آیات اور 1 پطرس 2 باب 5 آیت) دونوں ہی حوالے مسیح کے بدن کے بارے میں بات کرتے ہیں اور کلیسیا کو علامتی طور پر مسیح کا بدن کہتے ہیں۔ اِس ہیکل کی بنیاد بھی یسوع ہے اور اِس کا معمار بھی وہ خود ہے۔

ج. مَیں اُسے۔۔۔ کھڑا کر دونگا: یسوع بڑے اعتماد کے ساتھ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو مُردوں میں سے زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور وہ اِس دعوے کو یوحنا 10 باب 18 آیت میں دہراتا بھی ہے۔ یہ بات بھی دلچسپ اور قابلِ غور ہے کہ نئے عہد نامے کے اندر یہ بھی مرقوم ہے کہ خُدا باپ نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کیا (رومیوں 6 باب 4 آیت اور گلتیوں 1 باب 1 آیت)، اور رُوح القدس نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا (رومیوں 1 باب 14 آیت اور 8 باب 11 آیت)۔ یسوع مسیح کا مُردوں میں سے جِلایا جانا پاک تثلیث کے تینوں اقنوم کا کام تھا، اِس میں تینوں نے ملکر کام کیا۔

i. کوئی بھی عام آدمی اتنے اعتماد کے ساتھ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا تھا کہ وہ اپنے آپ کو مُردوں میں سے زندہ کر لے گا اگرچہ اُسے یہ تسلی بھی ہوتی کہ خُدا اُسے مُردوں میں سے اُٹھا کھڑا کرے گا۔ یسوع کا یہ دعویٰ بہت زیادہ غیر معمولی، بے باک اور اِس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اپنی ذات کے الہیاتی پہلو سے اچھی طرح واقف تھا۔

ii. "یوحنا کی انجیل میں بہت سارے موقعوں پر ہمیں یسوع کے ایسے خلافِ قیاس بیانات ملتے ہیں جو اُس کے دشمنوں کو ہکا بکا کر دیتے تھے، لیکن وہ بعد میں اپنے شاگردوں کے سامنے اپنے ایسے بیانات کی وضاحت کرتا تھا۔" (ٹینی)

د. اُس کے شاگردوں کو یہ یاد آیا کہ اُس نے یہ کہا تھا اور اُنہوں نے کتابِ مُقدس اور اُس قول کا جو یسوع نے کہا تھا یقین کیا۔

i. کلامِ مُقدس کا جو حصہ شاگردوں کو یاد آیا وہ 16 زبور 10 آیت تھا جس میں مرقوم ہے کہ خُدا اپنے مُقدس کو [قبر میں] سڑنے نہ دے گا۔

ii. اُنہوں نے کتابِ مُقدس اور اُس قول کا جو یسوع نے کہا تھا یقین کیا: "شاگردوں کی طرف سے یسوع کے الفاظ کو پُرانے عہد نامے کے کلام کے برابر رکھنا بہت دلچسپ بات ہے اور اِس بات کے مسیحانہ مضمرات سے چشم پوشی نہیں کی جانی چاہیے۔" (موریث)

3. (23 تا 25 آیات) بہت سارے جو ایمان لانے کا دعویٰ کرتے تھے یسوع نے اُن کا اعتبار نہ کیا۔

جب وہ یروشلیم میں فسح کے وقت عید میں تھا تو بہت سے لوگ اُن معجزوں کو دیکھ کر جو وہ دِکھاتا تھا اُس کے نام پر ایمان لائے۔ لیکن یسوع اپنی نسبت اُن پر اعتبار نہ کرتا تھا۔ اِس لئے کہ وہ سب کو جانتا تھا اور اِس کی حاجت نہ رکھتا تھا کہ کوئی انسان کے حق میں گواہی دے کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ انسان کے دل میں کیا کیا ہے۔

اَ. بہت سے لوگ اُن معجزوں کو دیکھ کر جو وہ دِکھاتا تھا اُس کے نام پر ایمان لائے۔۔۔۔ لیکن یسوع اپنی نسبت اُن پر اعتبار نہ کرتا تھا: یسوع اِس بات کو جانتا تھا کہ یہ ایمان کمزور اور سطحی تھا۔ اِس کی بنیاد کسی اور چیز پر نہیں بلکہ اُن عجیب کاموں (معجزات) کی تعریف پر تھی۔ پس اِس بات کو جانتے ہوئے یسوع اُن پر اعتبار نہ کرتا تھا۔

i. "اگر ایمان کی بنیاد عجیب کاموں (معجزات) یا تماشاگری کی تعریف ہو تو یہ بات بہت سارے ہجوموں کی واہ واہ اور تالیوں کا سبب تو بنے گی، لیکن ابنِ خُدا اِس طرح کے ایمان پر اعتبار نہیں کر سکتا۔" (مورگن)

ii. کمزور یا سطحی ایمان اصل میں ایمان کے بالکل نہ ہونے سے قدرے بہتر ہے، لیکن کبھی بھی کسی کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ ایسا ایمان بھی کافی ہے، اور کسی فرد کا ایمان کیسا ہے یسوع اُس کے بارے میں جانتا ہے۔ "یہ وہی ایمان ہے جسے لوتھر نے دُودھ پیتا ہوا ایمان کہا تھا، اگر اِسکی نشو و نما ہو تو یہ قابلِ اعتبار ایمان کے طور پر بڑھ سکتا ہے۔" (ڈوڈز)

ب. **کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ انسان کے دل میں کیا کیا ہے:** اگرچہ یسوع یہ جانتا ہے کہ انسانیت کے اندر کیا تھا اور کیا ہے، اِس کے باوجود وہ انسانوں کو پیار کرتا ہے۔ وہ پہلے سے جانتا تھا اور انسان کی بُری ترین رُوحانی حالت کو بھی جانتا ہے، اِس کے باوجود وہ انسان کے یعنی ہر ایک مرد اور عورت کے اندر خُدا کی شبیہ کو بھی دیکھتا ہے۔

i. **لیکن یسوع اپنی نسبت اُن پر اعتبار نہ کرتا تھا:** "دیگر اُستاد اور رہنما ہو سکتا ہے کہ کئی ایک موقعوں پر دھوکہ کھا کر اپنے پیروکاروں کی وفاداری کو اُس سے زیادہ سمجھ لیں جتنی کہ وہ اصل میں ہوتی ہے۔ اور اُن پر ضرورت سے زیادہ اعتبار کر لیں۔ لیکن یسوع کے معاملے میں ایسی صورتحال پیدا نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ انسانوں کے اندرونی ترین خیالات کو کھلی کتاب کی طرح پڑھ سکتا ہے۔" (بروس)

ii. "جس وقت بہت سارے لوگ اُس پر ایمان لائے تو اُس نے اُن کا اعتبار نہ کیا۔ یسوع نے اپنی ساری خدمت کے دوران کبھی بھی انسان کی پسندیدگی، منظوری یا توصیف پر انحصار نہیں کیا۔" (مورث)

iii. **وہ آپ جانتا تھا کہ انسان کے دل میں کیا کیا ہے:** "یہاں پر الٰہی علم سے کم کسی چیز کی بات نہیں کی جا رہی۔۔۔ جیسا کہ مَتن میں ہم دیکھتے ہیں، یہ تمام انسانوں کے اندر جو کچھ پایا جاتا ہے اُس کے مکمل علم کے ہونے کا پُرزور دعویٰ کرتا ہے۔" (ایلفرڈ)